DAR-UL-RAZA

قسط ۶۱

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مع قصیدہ معراجیہ

شیخ طریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ٦١)

اسپیکر:..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..................معراج النبی ﷺ مع قصیدہ معراجیہ

زیرِ سرپرستی:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................40

پبلشر:..................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیر صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مع قصیدہ معراجیہ

میرے عزیز پیارے علماء، دوستو، پیارے بھائیو پیاری بہنو! اِس جشن معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں شرکت کے لئے دور دور سے آنے والو۔ یہ اپنی اپنی قسمت ہے یہ قدرتی انتخاب ہے کہ ہماری مجلس میں میں اگر کہوں کہ اللہ تعالٰی نے نٹال کے چنے ہوئے مسلمانوں کو یہاں جمع کر دیا ہے۔ آج کا دِن نوٹ کیجئے کہ اللہ نے اتوار کا دن عطا فرمایا۔ یوم الاحد اللہ نے ہمیں دیا، اتوار 5 مارچ 1989ء اور ۲۷ویں رجب المرجب کی رات ۱۴۰۹ھ۔ آپ لوگ پہلی مرتبہ سنی رضوی سوسائٹی

انٹر نیشنل ڈربن سنٹر میں حاضر ہیں۔تقریر کے لئے میں حاضر نہیں ہوں اور نہ یہ اِس وقت موقع ہے لیکن پراگریس کیا ہے آپ کی؟ تو گن لیجئے کہ کتنے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔آپ کہیں گے کہ مولانا آپ کس کے لئے آتے ہیں تو میں انہی لوگوں کے لئے آتا ہوں۔

میرے دوستو! ہماری نظر میں روحانی طاقت اور مذہبی طاقت یہ ہے کہ آدمی جس کا نام لے اُس پر اپنا سب کچھ قربان کر دے۔جانتے ہو کہ معراج کیوں ہوئی؟ لوگوں نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ستایا، ظلم کیا اور انہوں نے چاہا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بے یارومددگار کر دیا جائے۔اللہ اللہ سوچئے کہ جو رسول ساری کائنات کا مددگار بن کر آیا اُس کو بے یارومددگار کرنے کا پروگرام مکے میں بنایا گیا۔کھانا پینا بھی بند اور جو کچھ وہ ظالم کر سکتے تھے وہ انہوں نے کیا۔پھر خانۂ کعبہ میں عبادت کے لئے انہوں نے روک دیا، اے محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ عبادت نہیں کر سکتے خانۂ کعبہ میں۔اللہ کی محبت نے دیکھا، اللہ کی مشیت نے دیکھا، اللہ نے یہ سب کچھ دیکھا اور دیکھنے کے بعد کہا کہ اے میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ پریشان نہ ہوں یہ لوگ جاہل ہیں، بے وقوف ہیں انہیں کچھ نہیں پتا۔یہ آپ کو جانتے نہیں، انہوں نے آپ کے لئے مکے میں پریشانی پیدا کی، مکے میں آپ کو پریشان کیا۔

آیئے میں ایک رات آپ کو ایسی دیتا ہوں۔وہ رات ایسی ہوگی کہ آپ میرے اسپیشل چیمبر میں آجائیں گے۔ایسا چیمبر کہ اِس سے پہلے کسی کو مدعو نہیں کیا

گیا۔ اِس چیمبر میں، اِس اسپیشل میٹنگ میں اے میرے نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش میرے دوست ہیں لیکن ہم نے اِس اسپیشل چیمبر میں کسی کو مدعو نہیں کیا۔ اور میں نے اپنے آپ کو کسی کو نہیں دکھایا کہ دیکھ لو آکر۔ اے میرے نبی آج میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ آیئے اور آکر مجھے دیکھیں کہ میں کون ہوں اور جو کچھ آپ دیکھنا چاہتے ہیں آپ آیئے آج کی رات میں آپ کو بلاتا ہوں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ دعوت نامہ **Depend** کرتا ہے مدعو کرنے والے پر، اگر ملک کا سربراہ ہے تو دعوت نامہ بھی ویسا ہی ہوگا، اگر بادشاہ ہے، ملکہ ہے اور جتنا ہائی اسٹیٹس ہوگا اُس کا دعوت نامہ بھی اتنا ہائی ہوگا۔ یہاں تو میرے دوستو معاملہ بادشاہ، ملکہ اور ملک کے سربراہ کا نہیں ہے، یہاں معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مدعو کیا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو، اور اِس رات کو معراج کی رات کہتے ہیں، معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، معراج کی رات۔ اِس معراج پر چودہ سو برس ہوگئے میرے دوستو لوگوں نے بہت کچھ لکھا۔ لیکن جس کے لئے آج میں مانچسٹر سے یہاں آیا ہوں وہ معراج کا واقعہ بیان کرنا نہیں ہے بلکہ میں آپ کو بتاؤں، بات وہی میں کروں تو آپ لوگ کہیں گے کہ یہ ہر مجلس میں وہی بات کرتا ہے لیکن میں کیا آپ سے عرض کروں، اِس صدی میں اِس کے علاوہ مجھے کوئی دوسری بات ہی نظر نہیں آتی اور وہ بات ہے امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی۔

یہ دیکھئے یہ ہے کتاب ''حدائقِ بخشش''۔ اب خدا میرے دوستوں کو، ہمارے

دوست بہت ہی اچھے ہیں جو اردو پڑھتے ہیں وہ بھی اچھے ہیں لیکن جو اردو نہیں پڑھتے، اردو نہیں سمجھتے وہ بھی بہت اچھے ہیں۔ کیونکہ اُن کے دل میں ایک جوش ہے، ایک محبت ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! میرے امام نے

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

جس موضوع پر آپ نے قلم اُٹھایا اینڈ کر دیا۔ معراج پر میرے دوستو، عربی کے اور فارسی کے اور دنیا بھر کے شاعروں نے بہت کچھ لکھا۔ ہندوستان میں ایک شاعر ہوئے ہیں محسن کاکوروی بہت بڑے شوعر تھے، انہوں نے معراج کے اوپر ایک کلام لکھا اور معراج کے اوپر اشعار اور کلام انہوں نے لکھے اور بریلی میں اعلحضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں وہ کلام سنانے کے لئے آئے۔ اُن کا خیال تھا کہ عصر اور مغرب کے درمیان اعلیٰ حضرت کو اپنا کلام سنائیں گے۔ اعلیٰ حضرت کو جب یہ خبر پہنچی تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے کلام سننا تھا آپ بڑی اچھی نعت پڑھتے ہیں۔ مگر اِس سے پہلے میں نے بھی معراج پر کچھ لکھا ہے وہ آپ سن لیجئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عصر اور مغرب کے درمیان یہ کلام اُن کو سنایا، جب انہوں نے یہ سنا تو کہا کہ مولانا آپ کے کلام کو سن لینے کے بعد اب کسی دوسرے کلام کی حاجت نہیں رہی۔

میرے بچپن میں آپ جانتے ہیں یہ علی گڑھ یونیورسٹی یہ ایجوکیشنل سنٹر ہے

اور بڑے بڑے علماء، محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ آپ یہ مدنی میاں اور ہاشمی میاں یہاں یہ آ بھی چکے ہیں آپ نے دیکھا بھی ہوگا ، اِن کے والد اِس قصیدے کو پڑھتے تھے علیگڑھ یونیورسٹی میں لکھنو میں جب میرے پڑھنے کا زمانہ آیا تو میں نے اسے حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کرم سے اور خود محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دعا سے میں نے اسے بریلی میں بھی پڑھا، کولمبو میں بھی پڑھا ، یوکے میں اور ہالینڈ میں بھی پڑھا ، پاکستان میں پڑھا اور آج کئی سال بعد اِس قصیدے کو میں ڈربن میں غالبًا آج پہلی مرتبہ پڑھ رہا ہوں۔ظاہر ہے کہ اِس قصیدے کی تشریح کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہے اور سماعت کرنے والے بھی ایسے ہی ہوں لیکن میں کوشش کروں گا آپ کو تھوڑا بتاؤں۔

بہر حال اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اِس موضوع کے اوپر، اعلیحضرت کو میرے دوستو ہم نے یونہی اعلیٰ حضرت سمجھ نہیں لیا، اعلیٰ حضرت اعلیحضرت ہیں ، یوں ہی نہیں کہ وہ ہمارے پیر و مرشد ہیں تو اِس لئے ہم اُن کا نام لیتے ہیں یہ پیر و مرشد کی بات نہیں میرے دوستو وہ ہمارے ہی پیر و مرشد نہیں بلکہ امام اہلسنت ہیں۔کوئی سنی اُن کی محبت کے بغیر سنی ہو ہی نہیں سکتا ، یہ قادری ہونا، چشتی ہونا وہ تو ایک الگ بات ہے سنی اُس وقت ہو نہیں ہوسکتا جب تک کہ امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا فیضان نہ ہو۔تو اب آپ سنئے ، یہ تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پورا قصیدہ لکھا ہے اور پورا قصیدہ رات بھر تو کیا اگر پورا مہینہ میں پڑھوں تو بھی یہ ختم نہ ہوگا ، نہ ہی اِس کی تشریح ختم ہوگی۔ایک شعر میں آپ نے معراج کا فیصلہ کیا ہے وہ شعر پڑھ دوں پھر

اُس کے بعد قصیدہ شروع کروں گا۔عرض کرتے ہیں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

کیف کے پر جہاں جلے کوئی بتائے کیا کہ یوں

ایک شعر اور سنا دوں، قصیدہ تو میں بعد میں پڑھوں گا بس یہ ایک شعر وہ تو پورا قصیدہ ہے۔عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم!

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں

قصرِ دنیٰ یہ اسپیشل چیمبر اور یہ جو محل دنیٰ فتدلیٰ جہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم حاضر ہوئے اُس کی جو سیکرٹ ہے وہ اُس میں جو ہر آدمی کی دماغی صلاحیت ہے وہ کھو چکی ہے کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ وہ کیسے چلے گئے؟

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں

اب ہمارا جو حال ہے وہ تو ہے ہم تو آدمی ہیں لیکن اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا حال جو ہے وہ تو ہے ہم سمجھ نہیں سکتے کہ کیا ہوا۔فرماتے ہیں یہ ذرا جبرائیل امین سے آپ پوچھیں کہ اے جبرائیل امین تمہیں بھی کچھ پتا ہے کہ معراج کی رات کیا ہوا؟ تو فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین کو بھی پتہ نہیں اِس سیکرٹ کا تو ہمیں اور تمہیں کیا پتہ ہوسکتا ہے؟ درود شریف پڑھ لیجئے۔

اللھم صلی علی سیدنا ونبینا وحبیبا وشفیعنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم والہ وبارک وسلم

ایک شعر میں پڑھوں گا لیکن شرط یہ ہے آپ سب مل کر میرے ساتھ پڑھیں کہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

اِس کا بیک گراؤنڈ یہ بھی یاد رکھیے کہ اردو کی تاریخ میں ایسا قصیدہ نہیں لکھا گیا ۔قلم ٹوٹ گیا اِس عنوان پر جو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ نے لکھا۔اِس واقعہ معراج کو بیان کرنے کیلئے اِس صدی میں ربِ کریم نے اُس شخصیت کو منتخب کیا جو محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عشق اور محبت کا پیکر تھا مجسم تھا اور پھر یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس واقعہ معراج کو پڑھنے کے بعد کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ کی روح واقعہ معراج میں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ہے اور وہ کمنٹری کررہے ہیں ماضی کو حال میں کر بیان کرنا واقعے کو صورت عطا کر دینا اور صورت کے سانچے میں ڈھال دینا کیفیات کے ساتھ یہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ کا کمال ہے۔میرے عزیزو میرے دوستو واقعہ معراج پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ نے بھی لکھا کہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

الفاظ کا دبدبہ اگر آپ کو اردو کا ذوق ہے تو دیکھئے کہ وہ سرورِ کشورِ رسالت، ایک ہی جملے میں کشورِ رسالت کہہ کر اور سرور کہہ کر خاتم النبین صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

اظہار کر دیا، سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بھی اظہار کر دیا، شفیع المذنبین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بھی اظہار کر دیا۔ اوّل شافع، اوّل مشفع جتنی بھی خصوصیات ہیں اور جتنے خصائص ہیں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سرورِ کشورِ رسالت کہہ کر سب کا اظہار کر دیا۔

میرے دوستو یہ قصیدہ معراجیہ حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پڑھا کرتے تھے۔ اور میں نے سنا بھی ہے اور یہ شرف مجھے وہاں سے حاصل ہے کہ میں مورشش میں اور جہاں جہاں رہا میں پڑھتا رہا۔ اور اللہ نے اِس ملک میں یہ پہلا موقع ہوا کہ میں یہاں پڑھ رہا ہوں۔ پھر دیکھئے کہ عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے، کون؟ وہ کشورِ رسالت کا شہنشاہ۔ یہ مت دیکھو کہ مکہ معظّمہ کی گلیوں میں چلتا ہوا نظر آرہا ہے یا چٹائی پر بیٹھا ہوا ہے یا کسی گھر میں ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے۔ اُن کی شان کا حال یہ ہے کہ مالک عرشِ عظیم نے عرش پر بلایا اور جلوہ فرما ہوئے۔ ''جلوہ گر'' سرکار کی عزت وعظمت کی ساری خصوصیات کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سامنے رکھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقع معراج کی اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کمنٹری کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہیں حالات کو بھی دیکھ رہے ہیں، مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ اور پھر دوسرے مصرے میں میرے دوستو پہلے مصرے کا جواب ہے عرض کرتے ہیں کہ

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ عرش تو بڑا پرانا ہے، آسمان کی راہیں بھی بڑی

پرانی ہیں اور وہ جلوہ گاہیں بھی بڑی پرانی ہیں تو وہ سارا پرانا ساز و سامان ہوگا تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایسا فرمایا کہ بھائی دیکھو کہ ظاہر ہے کہ رب کریم نے پیدا کیا اور جو پیدا کیا وہ پیدا ہوا مگر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معراج کی رات وہ جتنا سامان تھا، وہ حسن عطا فرما دیا وہ کیفیت عطا فرما دی کہ ہر سامان میں جدت نظر آنے لگی۔ ہر شے کو اللہ نے پہلے پیدا کیا لیکن ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ نئے آنے والے مہمان کے طرب میں اور اعزاز میں کہ عرش آج ہی بنایا گیا ہے اور پھر وہ سامان نیا بھی تھا اور یونیک بھی تھا لفظ نرالا، ایسا نہیں کہ اِس کی مثال کوئی ملے اور پھر نئے نرالے طرب سے سامان عرب کے مہمان کیلئے تھے۔ دیکھئے، سوچئے، نیا، نرالا، طرب اور مہمان سبحان اللہ۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! کلام الامام اِمام الکلام، ہر ہر مصرے میں شادیٔ اسراء کو سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے واقعہ معراج کو آپ نے پیش کیا ہے۔ اب آگے بڑھتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ

بہار کو شادیاں مبارک، چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

حضرات سنئے کہ کیا لفظ بیان کیا ہے کہ ''بہار کو شادیاں مبارک'' یہ دنیا میں جو بہار آئی ہوئی ہے اِس بہار کو خوشی مبارک ہو اور چمن جو آج آباد ہے دنیا کا اِس کو بھی مبارک ہو معراج کے دولہا کے صدقے۔ آج کی رات کا عالم یہ تھا کہ ملک بھی اور فلک بھی، یہ بلبل کی آواز بول رہے تھے۔ بلبل کی آواز جس طرح سے کہ بلبل گل کو دیکھ کر

مستانہ وار آواز نکالتی ہے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ عرض کر رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم معراج کی رات کیفیت یہ تھی کہ مست و کیفیت طاری تھی ملک پر بھی اور فلک پر بھی سارے کے سارے خوش تھے کہ آج سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ میرا موضوع چونکہ صرف یہ مصرع ہے اس لئے میں ادھر اُدھر کی بات نہیں کرتا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمین پر رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں

اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

اللہ اللہ! فلک پر میرے دوستو زمین پر، شادی و خوشی کا شادیانہ بج رہا تھا نفحات اِدھر سے دھومیں مچ رہی تھیں اور اُدھر سے انوار ہنستے آرہے تھے۔ فلک سے انوار کی روشنی تھی اور اِدھر سے خوشبو کی لپٹیں اُٹھ رہیں تھیں اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا سفرِ معراج ہو رہا تھا۔ اب دیکھئے کہ اِن کیفیات کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اپنے لفظوں میں بیان کیا۔ اللہ اللہ

کیا پوچھنا ہے اِن کیفیات کو اور پھر اپنے احساسات کو کیفیات کا رنگ دے کر، الفاظ کا جامہ پہنا کر جس انداز سے وہ پیش کر رہے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے۔

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

امام سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا کہ ستائیسویں رات کو واقعہ معرج کا سبب یہ بھی ہے تا کہ جہاں تک چاندنی کا تعلق ہے اور نور کا تعلق ہے، روشنی کا تعلق ہے تو چاند کی طرف منسوب نہ ہو تو اس لئے ستائیسویں رات میں کیفیت یہ تھی کہ

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

حضور چلے تو ساری تجلیات، کیفیات اور انوار سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دامن کو چومتے ہوئے جا رہے تھے اور فرشتوں کی بارات وہاں سے اور اِس واقعہ معراج کو آپ ذرا سوچیے تو سہی کہ واقعہ معراج میں ربِ کریم داعی ہے اور محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مدعو ہیں اور ساتھ میں قدرت نے اس بات کا مظاہرہ کیا کہ آسمان سے زمین تک فرشتوں کی بارات تھی۔ اب سنئے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم معراج کے لئے تیار ہوئے اور ربِ کریم نے تیار کیا اور کفیت تھی تو کیفیت سنئے، کہتے ہیں کہ

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ، نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے قمر کے اِک تل رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

کعبہ خود حسین ہے، کعبہ خود محبوب ہے لیکن آج محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قدرت نے، دستِ قدرت نے انہیں سنوارا تھا۔ اُن کا حال یہ تھا کہ نئی دلہن سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نئی دلہن کی طرح قدرتی نئی دلہن، شہکارِ قدرت نئی

دلہن آپ کی ذات سنواری ہوئی ذات جب معراج کیلئے تیار ہوئی اور آپ کے سامنے آئے اور کعبے کے پاس آئے تو کعبہ کا حال یہ تھا کہ وہ خود مچل رہا تھا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حسن کو دیکھ کر، انوار کو دیکھ کر تجلیات کو دیکھ کر بار بار وہ نکھر رہا تھا، سنور رہا تھا اور کیوں نہ نکھرے اور کیوں نہ سنورے کیونکہ کعبے کو معلوم تھا کہ میں تو ایک پتھر تھا مگر کعبے والے نے مجھے کعبہ بنایا، کعبے کو معلوم تھا کہ یہ ساری عزت کو ان کی ہے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عرض کیا کہ

ہوتے کہاں خلیل کہاں کعبہ و منی
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

نئ دلہن کی پھبن میں کعبہ، نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے قمر کے اِک تل رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

کعبے کا حال تو یہ تھا لیکن حجر اسود تو حجر اسود کے قمر میں یعنی کعبہ میں جہاں یہ حجرِ اسود ہے وہ بالکل قمر کی حیثیت رکھتا ہے تو حجر کے صدقے قمر کے ایک تل میں، کعبے کا قمر حجر اسود کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قرار دیا اور وہ واقع جگہ ہی ایسی ہے جیسے قمر۔ تو کعبے کی قمر کیا ہے حجر اسود ہے تو حجر اسود یہ کعبے کی قمر ہے اور کعبے کی اُس قمر میں جو تل ہے اُس تل میں لاکھوں میرے دوستو ڈیکوریشن کے طرز ہیں۔ لاکھوں سنوارے تو رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے۔ یعنی وہ ایک حجر اسود کا جو تل

تھا اُس کے اندر میرے دوستو بناؤ اور زینت، حسن اور خوبصورتی کے لاکھوں رنگ اُس رات پیدا ہوئے۔ اور یہ دیکھ کس کی نظر رہی ہے؟ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ کی، اُن کی نگاہیں اِن کیفیات کا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے صدقے مشاہدہ کر رہی ہیں۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

خوشی کے بادل اُمڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آگئے تھے

اللہ اللہ! خوشی کے بادل امنڈ کے آئے اور دلوں کے طاؤس، یہ طاؤس سے تشبیہہ دی گئی کہ کس قدر حسین تشبیہہ ہے۔ کہ دل کی کیفیت میرے دوستو طاؤس کی تھی اور پھر فرمایا کہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے، حرم وجد میں تھا۔ آج پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی نعت کا، نعت خوانی کا ایک امام تھا اور ساری کائنات سرکارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم، آپ سوچئے تو سہی اور اِس کیفیت کو اپنے سامنے رکھئے کہ **Head of the State** جب کسی **Head of the State** کو مدعو کرتا ہے تو کیا حال ہوتا ہے اُس **Head of the State** کا اور **State** کا۔ تو میرے دوستو یہ فزیکل ورلڈ کی میں بات کر رہا ہوں، میں تو مخلوقات کی بات کر رہا ہوں وہ تو خالق ہے، کہ خالق نے جب میزبانی فرمائی ہوگی اور

اپنے اپنے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو مہمان بنایا ہوگا تو پھر یہی کہا جا سکتا ہے کہ نہ کسی بشر نے دیکھا نہ سوچا نہ سمجھا یہ تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ کا عرفان ہے کہ اُن کیفیات کو لفظوں میں بیان کر دیا۔ اب سنئے کہ

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک پر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

کعبے کی کیفیات کیا تھیں؟ کعبے میں حاضری کا جن لوگوں نے شرف حاصل کیا ہے تو حطیم میں جب آپ بیٹھیں گے خدا آپ کو لے جائے تو حطیم میں بیٹھ کر ذرا اوپر کو دیکھئے کہ کعبے کے اوپر صرف پانی گرتا ہے اور نالہ جو سونے کا بنا ہوا ہے تو اُس رات اُس پرنالے کی ''میزابِ ذر'' وہ سونے کا پرنالہ جو کعبے پر جب بارش ہوتی ہے اور جب پانی گرتا ہے۔ اللہ اللہ! حدیث میں آیا ہے کہ جب وہاں سے پانی گر رہا ہو اور کوئی وہاں سے غسل کرے تو وہ جنت میں غوطے کھاتا ہے۔

چنانچہ میرے دوستو! اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ حج اور زیارت کے سفر پر تھے اور ایک ایسا موقع آیا کہ بارش ہوئی اور آپ کو بخار بھی تھا مگر پھر بھی آپ حطیم میں چلے گئے اور میزابِ زر سے جو پانی گر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ نے یہ کیا کیا کہ آپ تو بیمار ہیں اور یہ حدیث تو ضعیف ہے تو فرمایا کہ ٹھیک ہے حدیث تو ضعیف ہے لیکن میری امید تو قوی ہے۔ تو عرض کرتے ہیں کہ میزابِ زر کا جھومر۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ عورتوں کے کانوں میں جھومر ہوتا ہے تو

اُس جھومر سے اُس میزابِ زر کو تشبیہہ دی اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہ کعبہ ایسا بنا ہوا ایسا سنورا ہوا تھا کہ اُس میزاب زر پر جھومر کا گمان ہو رہا تھا۔ اور پھر آ رہا کون جو کعبے کے کان پر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جھومر لٹک رہا تھا اور پھر ''پھوار برسی کہ موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے''۔ اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کرم ہے کہ ربِ کریم نے غرباء اور فقراء کو کعبے کے اندر زیارت اور حاضری کا شرف ہے وہ عطا فرما دیا۔ ورنہ کعبے اندر اُمراء جاتے ہیں بادشاہ جاتے ہیں بڑے بڑے لوگ جاتے ہیں۔ غرباء اور فقراء کیلئے میرے دوستو یہ چانس نہیں تھا۔ لیکن حطیم مثل کعبہ ہی ہے کعبے کا ہی ایک حصہ ہے لیکن قریش نے جب کعبے کو بنانا چاہا تو اُس وقت خرچ کی کچھ کمی کی وجہ سے وہ حصہ تو چھوڑ دیا اور الحمد للہ وہ حصہ ہم غرباء فقراء کیلئے حاضری کا سبب بن گیا تو جو بھی حطیم کے اندر جاتا ہے وہ یقین کرے کہ وہ کعبے کے اندر موجود ہے۔

اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کر رہے ہیں اُس رات کا حال یہ تھا کہ ''پھوار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے''۔ اور یہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فیضان کا حال یہ تھا کہ اب میرے دوستو 52 اور 53 یہ اشعار ہیں عرض کرتے ہیں آگے کہ

پہاڑیوں کا وہ حسن ترین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

میرے دوستو یہ رنگِ محبت ہے کہ اس کی واردات کو مجسم کہہ کر الفاظ کے جامے میں پیش کرنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ میں آپ سے عرض کروں کہ پہاڑیوں کا حسنِ ترین ظاہر ہے کہ مکہ معظّمہ میں جو پہاڑیاں ہیں اُس کا جو حسن ہے، اُس کی جو ڈیکوریشن ہے، اُس کی جو بیوٹی ہے فرماتے ہیں کا اُس وقت عالم یہ تھا کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ کیفیات بیان کرر ہے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شبِ معراج میں وہ کیفیت پیدا کردی تھی کہ اونچی اونچی جو چوٹیاں تھیں ایسا معلوم ہورہا تھا کہ ناز کے ساتھ، عزت کے ساتھ، بہار کے ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدوم کے بوسے لینے کیلئے سر اُٹھا اُٹھا کر کہہ رہی تھیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھ رہی ہیں۔ اچھا پھر دیکھئے کہ ’’صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے تھامے چنے ہوئے تھے‘‘۔ صبا تو آپ نے یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے لیکن سبزہ میں لہریں آئیں کیونکہ مکہ معظّمہ کی پہاڑیاں بظاہر وہاں کوئی سبزہ تو ایسا ہے نہیں، یا کھیت تو کوئی ہے نہیں، یا درخت تو کوئی ہے نہیں کہ جب ہوا آئے تو سرسراہٹ اُس میں پیدا ہو۔ لیکن اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ نے ایک رنگ دیا اور اُس وقت کیفیت یہ تھی کہ ایسا معلوم ہورہا تھا کہ صبا بھی چل رہی ہے ہوا بھی چل رہی ہے۔ اور اُس پر ایک کیفیت طاری ہے اور کیفیت کیسی؟ کہ صبا سبزے میں لہریں آئیں، صبا بھی چل رہی ہے اور وہ جو سبزہ ہے گرین ہے اُس کے اندر لہریں اُٹھ رہی ہیں اور اُن لہروں کا عالم یہ ہے کہ دوپٹے دھانی اور میں نے تو میرے دوستو فلک میں بھی دیکھا نیچے سے لیکر اوپر تک باغات دیکھے اور ایسا معلوم ہوتا

ہے کہ واقعی حقیقت میں دوپٹے دھانی ہے۔ چنے ہوئے تھے تو اُس کیفیت کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے معراج کی رات ایمان اور یقین کی کیفیت دے کر عرض کررہے ہیں کہ ''صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی کے چنے ہوئے تھے''

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

ذرا انداز دیکھئے کہ

پرانا پرداغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا

بیک گراؤنڈ میں جو سوالات اُٹھائیں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس کا جواب دیا کہ

پرانا پرداغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تارنگہ سے کوسوں قدم قدم فرش باولے تھے

وجہ کیا ہے کہ ستائیسویں (رجب) رات کو معراج کا واقعہ ظہور ہوا۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کررہے ہیں کہ یہ چاندنی کا جو ملگدا پرانا فرش بچھا ہوا تھا ربِ کریم نے اُسے اُٹھا دیا۔ میرے محبوب کیلئے یہ پرانا کارپٹ جو چاندنی کا تھا اب اُس کی ضرورت نہیں ہے اب تو یہ کروڑوں اور بے شما رفرشتے ہیں ہجومِ تارے، اِن قدوسین کی جو نگاہیں تھیں اور زائرین کی جو نگاہیں تھیں

اُن سے جو تار نکل رہا تھا وہ قدم قدم پر تجلیات کا مظاہرہ کر رہا تھا۔فرش کے ہر ہر قدم پر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہزاروں تجلیات یہاں روندرہی ہیں اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان ہو رہی ہیں۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

میں نے پہلے عرض کیا کہ ربِ کریم قادرِ مطلق ہے جس بندے کو وہ نوازنا چاہے نواز سکتا ہے۔اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے غلام ہیں مگر نوازش تو دیکھئے کہ چونکہ وہ کمنٹری کر رہے ہیں تو اِس انداز سے اِس شعر میں عرض کرتے ہیں کہ

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

دیکھئے اب میں محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ کا انداز میں اختیار کر رہا ہوں عرض کرتے ہیں کہ ''کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں؟'' تو یہ تو وہی شخص کہہ سکتا ہے نا کہ جو پہلے پا چکا ہو۔یعنی کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں؟ اب کہاں سے پائیں یہ جملہ وہی کہہ سکتا ہے جو پہلے پا چکا ہو۔محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے تھے کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ ربِ کریم کے کرم سے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فیضان سے اور حضورِ اعظم

شیخ عبدالقادر جیلانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ کے صدقے، آپ کی روحانیت کا عالم یہ تھا کہ ایسا معلوم ہورہا ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ اُس سفرمعراج میں ہیں جبھی تو کہہ رہے ہیں کہ

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

تو ہمارے دل یعنی اپنے آپ کو بچاتے ہوئے غلاموں کو بھی، عشاق کو بھی سب کو ساتھ لیا اور کہا کہ ''ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے''

اللہ اللہ! وہ عالم کیسے تمہیں دکھاؤں اور کیسے بتاؤں کہ جہاں میرا اور عشاق محمدی کا، غلامانِ محمدی کے دل قربان ہورہے تھے حوروں کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں اور فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے، کہاں اب اُس راہِ گزر کو پائیں؟

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

اور پھر یہی نہیں کہ آپ دبدبہ دیکھئے، ہمہمہ دیکھئے عرض کرتے ہیں۔

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم، دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

آج میرے دوستو دنیا کے دولہا کو جب سنوارا جاتا ہے تو باپ، دادا، برادری کے لوگ بڑے بڑے لوگ آگے پیچھے ہوتے ہیں اور دولہا بنایا جاتا ہے۔ اعلیحضرت

الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کر رہے ہیں کہ ”خدا ہی دے صبر جانِ پرنم، دکھاؤں کیوں کر تمہیں وہ جانِ عالم“ اور ”اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی“ فرشتہ ربِ کریم کی اجازت کے ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ ”جھرمٹ میں“ کس کے جھرمٹ میں؟ قدوسین کے جھرمٹ میں جبرائیل ہیں، میکائیل ہیں سارے فرشتے وہاں موجود ہیں تو سب کے جھرمٹ میں لے کر کے ”جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی، جناں کا دولہا بنا رہے تھے“

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

اللہ اللہ! بالکل اِس انداز میں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ کوئی شخص چاہے وہ رسم و رواج کی بنیاد پر ہی کیوں نہ ہو انکار نہیں کر سکے گا۔ آپ جانتے ہیں کہ جب دولہا کو دولہا بنایا جاتا ہے تو اُس کے اوپر کچھ صدقہ نچھاور کیا جاتا ہے کچھ پیسے دیئے جاتے ہیں، لینے والے آگے پیچھے ہوتے ہیں۔ کچھ ماں باپ دیتا ہے، کچھ دادا، کچھ دادی، کچھ نانا، کچھ نانی تو وہ دولہا کے سر کا جو اُتارن ہے ہمارے معاشرے میں ہے کہ دولہا کے سر کچھ نہ کچھ عورتیں آتی ہیں اور اتار کر کے دیتی ہیں۔ اور اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یہ دکھا رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عرش کا دولہا، فردوس کا دولہا ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضری کا دولہا بنایا جا رہا تھا اور اُس کے بعد کیا تھا اور اُن کے رُخ کا صدقہ کیسے اُتارا جا رہا تھا اور کس طرح سے خیرات بٹ رہی تھی سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اعزاز میں کہ عرض کرتے ہیں۔ سبحان اللہ!

اتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ، یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

میرے دوستو پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اِس واقعہ معراج کی کمنٹری کیلئے اور قلم کو زبان دینے کیلئے ربِ کریم نے اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو چن لیا۔ اب ذرا سوچیے تو سہی عرض کرتے ہیں کہ ''اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ'' اُن کے رُخ کا صدقہ اُتارا جا رہا تھا یہ ہمارے معاشرے میں بھی ہے کہ اُن کے رُخ کا صدقہ اُتارا جا رہا تھا اور نور کا بٹ رہا تھا باڑا۔ نور والا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات نور والی، آپ نورِ مجسم ہیں تو نور والے کا جب صدقہ بٹے گا تو وہ نور ہی ہوگا۔ کہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا اور ایسا نور کا بٹ رہا باڑا کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگ رہے تھے۔ چاند بھی کہہ رہا تھا کہ ہمیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ سے کچھ عطا ہو۔ اور سورج بھی کہہ رہا تھا کہ چاند کی بارگاہ سے ہمیں کچھ عطا ہو اور یہ مبالغہ آپ نہ سمجھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات نور علی الانوار ہے، نور جس کو جہاں بھی ملا، جس کو بھی ملا، اور جس کو بھی ملے گا یہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہی فیض ہے۔ تو عرض کرتے ہیں کہ

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے

نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب غسل دیا تو اے نظر والو! تم نے تاروں کی چمک کو دیکھا یہ تاروں کی چمک، یہ جو تاروں کے کٹورے ہیں اِن میں چمک کہاں سے آگئی؟ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ نے میرے دوستو ایمان اور یقین کی راہ دکھائی اور کہا کہ ''نہانے میں جو گرا تھا پانی، کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے'' سورج نے جبین کی خیرات لی، چاند نے سرِ اقدس کا صدقہ لیا تو اب جو پانی گرا تھا میرے دوستو! ''نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے'' اب سنئے عرض کرتے ہیں کہ

بچا جو تلووں کا اُن کے دھوون، بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

میرے دوستو! یہ محبت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نورٌ علی انوار ہیں اور جانِ کائنات ہیں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے ربِ کریم نے سب بنایا اور سب کچھ پیدا کیا اور یہ اللہ کا انعام ہے اور اُس انعام اور کیفیات کا اظہار اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِ اپنی زبان سے عرض کر رہے ہیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تلووں کا جو دھوون تھا جو پانی تھا وہ جنت کا رنگ و روغن بن گیا۔ اور پھر ''جنہوں نے دولہا کی پائی اترن'' جو سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لباس پہن رکھا تھا جس کو وہ ملا تو پھول گلزارِ نور

کے تھے، وہ جنت اور گلزارِ نور کے وہ پھول تھے۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

کیفیات کیا تھیں؟ رب کریم کی طرف سے جو اعزاز پیش کیا جا رہا تھا ربِ کریم نے اپنے کرم سے اپنے محبوب کیلئے عرض کر رہے ہیں کہ

تجلیِ حق کا سہرا سر پر، صلوۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

اللہ اللہ! صلوۃ وسلام کا سہرا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر پر اور صلوۃ و سلام کی نچھاور اور دو لائنیں تھیں قدسیوں کی جو زمین سے عرش تک کھڑی ہوئیں تھیں اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلامی وہ عرض کر رہے تھے۔ اور سنئے ابھی آپ نے سنا کہ فزیکلی اور روحانی طور پر اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عرض کیا، آپ عرض کرتے ہیں کہ

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن، لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

فزیکلی عرض کرتے ہیں روحانی طور پر تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نوازا۔ ایمان اور یقین کی دنیا میں تو ہم نے وہاں پرواز کی مگر فزیکلی طور پر عرض کرتے

ہیں کہ اگر ہم بھی وہاں ہوتے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی معراج کی رات، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے ساتھ تو لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن۔ لپٹ کے قدموں سے اُترن لینا کیا اندازِ اظہار ہے وارفتگی ہے، مگر کریں کیا ''نصیب میں یہ نامرادی کے دن لکھے تھے''۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

میرے دوستو! اصطلاحات تو قصیدہ میں جیسے میں نے عرض کیا کہ اردو دنیا میں ایسا قصیدہ تو لکھا ہی نہیں گیا آپ جانتے ہیں کہ ''گاڈ آف اونر'' جب پیش کیا جاتا ہے تو توپوں کی سلامی بھی ہوتی ہے تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ نے توپوں کی سلامی کا ایک ایسا رنگ دیا ہے عرض کرتے ہیں کہ

ابھی نہ آتے تھے پشت زین تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

مغفرت کی تو کیفیات یہ تھیں کہ مژدہ مغفرت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو دیا جارہا تھا کہ محبوب آپ گھبرائیں نہیں۔ اور آپ کہیں گے کہ بھائی یہ سب کیسے ہے تو یہ اللہ کا کرم ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کو چاہے دے دے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے خود فرمایا کہ

﴿شفاعتی من امتی﴾

اور قرآن کہتا ہے کہ

﴿الو انهم اذظلموا انفسهم جاؤک﴾

تو اب یہاں زید اور بکر اور عمر کی تو یہاں گنجائش ہی نہیں کہ رب کریم کا کرم ہے کہ اُس نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے کرم سے نوازا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

الفاظ و معنی اور محبت و عشق کا جو امام ہو ہم سمجھ رہے ہیں کہ کس کس انداز سے آپ نے اُس کا اظہار کیا ہے۔ اشعار بہت ہیں لیکن کہیں کہیں سے میں لے رہا ہوں ۔ آگے عرض کرتے ہیں کہ

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سر، عیاں ہو معنئ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگئے کر گئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

اہل سنت و جماعت کا، محدثین کا مفسرین کا، ھوالاوّل ھوالآخر ھوالظاہر ھوالباطن اللہ تو یقیناً ہے اِس میں تو کوئی شک ہی نہیں، اور اُس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی عطا فرمایا۔ تو اعلیٰحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیہِ عرض کرتے ہیں کہ

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر، عیاں ہو معنئ اوّل آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگئے کر گئے تھے

سب کو بلایا گیا ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء والمرسلین، اے نبیو! آجاؤ آج محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو، اور آپ جانتے ہیں کہ یہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اور عقیدہ حق ہے کہ ہمارے نبی صرف ہمارے نبی نہیں ہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی ہیں۔

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو!

کیا ہمارا نبی ہے تمہارا نبی؟

ہمارے جو نبی ہیں وہ ہمارے بھی ہیں اور نبیوں کے بھی نبی ہیں۔ نبی الانبیاء، امام الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم کہ

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگئے کر گئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہمان کیلئے تھے

کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہوا، آئے بھی اور گئے بھی، مسجد اقصیٰ میں آپ نے نماز بھی پڑھائی، ہر آسمان پر بھی گئے اور یہ سب کچھ کتنی دیر میں ہو گیا؟ عرض کرتے ہیں کہ

جھلک سی اِک قدسیوں پر آئی، ہوا بھی دامن کی پھر نہ آئی

ایسی ایک جھلک، ایک لائٹ تھوڑی سی، ایک سیکنڈ کے لئے

جھلک سی اِک قدسیوں پر آئی، ہوا بھی دامن کی پھر نہ آئی

سواری دولہا کی دور پہنچی، براق میں ہوش ہی گئے تھے

کسی کو نہیں پتا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کدھر سے آئے اور کدھر کو چلے گئے، اُس رات سدرۃ المنتہی میں میرے دوستو بے شمار فرشتے پہلے ہی سے جب سے اللہ نے انہیں بنایا وہ اِس رات کے انتظار میں تھے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت ہو۔

سواری دولہا کی دور پہنچی، براق میں ہوش ہی گئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

تو فرشتوں کی یہ پوزیشن تھی کہ اُن کو پتہ ہی نہیں تھا تو اب جبرائیل امین سے پوچھا جائے کہ حضرت آپ تو ساتھ تھے تو آپ کا کیا عالم تھا؟ آپ تو ایک اسپیشل اسٹیٹس حاصل تھا آپ تو بالکل ساتھ ساتھ تھے، تو اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کرتے ہیں کہ

تھکے تھے روح الامین کے بازو، چھپا وہ دامن کہاں وہ پہلو

تھک جائیں اور وہ بھی روح الامین کے بازو جو انتہاء کے بڑے ہیں یہ کیسے ممکن ہے لیکن وہ رات اور تھی ہی ایسی۔ سدرۃ المنتہی جب آیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا کہ جبرائیل اب آگے چلو، کہا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اب ہماری جو حد ہے وہ یہیں تک ہے، اِس حد سے آگے میں نہیں جا سکتا۔ تو اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ عرض کرتے ہیں کہ

تھکے تھے روح الامین کے بازو، چھپا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رقاب چھوٹی امید ٹوٹی، نگاہِ حسرت کے ولولے تھے

امید کے ساتھ اور پورے احساس کے ساتھ جبرائیل امین دیکھتے رہ گئے حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم آگے بڑھ گئے۔

تھا براق نبی یا کہ نورِ نظر، یہ گیا وہ گیا اور نہاں ہو گیا

ایک براق اور حضور کی آمد و رفت اللہ جانے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جانیں۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، یہ بیوقوف لوگ جو ہیں جو مقامِ رسالت سے ناواقف ہیں وہ اِس پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ بھائی حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تو پہلے ہی اللہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور تو پہلے بھی اللہ کی بارگاہ میں جلوہ آرا تھا۔ وہ تو ہزاروں برس پہلے وہ خدا کی بارگاہ میں حاضر رہے تو حضور تو پہلے ہی وہاں رہے۔ اور پھر خوب یاد رکھئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چالیس برس بعد اظہارِ نبوت فرمایا، باقی نبی تو وہ اُس وقت بھی نبی تھے جب اللہ تعالیٰ نے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی پیدا نہیں فرمایا

تھا، وہ پہلے سے ہی نبی تھے۔ تو اب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معراج ہوئی اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کرتے ہیں کہ

سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ آ گئے تاج والے

میرے دوستو! میں یہ بہت مختصر عرض کر رہا ہوں لیکن حقیقت میں تو مجھ سے ایک شعر کی بھی تشریح نہیں ہو رہی، اللہ اکبر

جب عرش پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جلوہ آراء ہوئے تو روایتوں میں آیا ہے کہ عرش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دامن کو تھام لیا۔ پائے اقدس کے دامن کو تھام لیا اور پائے مبارکہ کے بوسے لئے۔ میں نے حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا شعر پڑھنے سے زمانے میں سنا تھا اور اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

بنا عرش بریں مسند کف پائے منور کا

خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاؤں مبارک کے نیچے کا جو حصہ ہے وہ عرش پر مسند بنا تو جب پائے مبارک کا یہ مرتبہ تو سر اللہ جانے اُس کی کیا ہی شان ہو گی۔

سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے

وہی قدم خیر سے پھر آئے کہ جو پہلے تاج شرف ترے تھے

جو پہلے یہاں تھے اب پھر وہی قدم یہاں آ گئے۔ سنئے اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا عرفان دیکھئے، عارف باللہ کا یہ مقام ہے میرے دوستو، یہ مقام ہر کسی کو نہیں ملتا۔ اب

سنئے بات ہورہی ہے معراج کی اور بات ہورہی ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جانے کی تو اب اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا عرض کرتے ہیں کہ

یہ سن کے بے خود پکار اُٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر اُن کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ مری آنکھوں کے دن پھرے تھے

یہ اعلیحضرت بیان کررہے ہیں تو سوچئے کہ اِس عارف باللہ کا مقام کیا تھا۔عرض کرتے ہیں کہ آقا کی غلامی کے صدقے میں نے عرض کیا، پکار اُٹھا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احمد رضا آپ کا یہ غلام موجود ہے یارسول اللہ، یارسول اللہ میں کہاں جاؤں؟ تو پھر

پھر اُن کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ مری آنکھوں کے دن پھرے تھے

میرے نصیبا چمکا اور دن پھرے تھے اور میں خوش نصیب تھا کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاؤں کے تلووں کا بوسہ مجھے معراج کی رات مل گیا۔

یہ سن کے بے خود پکار اُٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر اُن کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ مری آنکھوں کے دن پھرے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہمان کیلئے تھے

سرکار اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر تھے، باقی یہ جسمانی معراج اور روحانی معراج یہ تو بیوقوف لوگ ہیں جو باتیں کرتے ہیں، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ تو نورِ مجسم

ہیں، عرض کرتے ہیں کہ

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

عرش پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جلوہ آراء ہیں حاضر ہیں اور قاصد رحمت کا جو پیکر ہے وہ آیا اور اُس نے خبر دی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اب آ گئے چلیں اور

جو راستہ موسیٰ علیہ السلام پر بند تھا، یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ آپ کے لئے کھول دیا گیا چلیئے۔ میرے دوستو! آج کی رات ایک شعر بس طے کیا جائے اور تفصیل کیا جائے، اِس کے لئے تو بس ایک شعر کافی ہے لیکن یہاں تو پورا قصیدہ ہے۔ پھر کیا ہوا سنئے۔ سرکار تو بہر حال اللہ کے بندے ہیں، محبوب ہیں، مقرب ہیں۔ عرض کرتے ہیں وہاں کی جو صورت حال تھی، کیا حال تھا عرض کرتے ہیں کہ

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد، قریب آ سرورِ محمد

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جا کر ٹھہر گئے، ادب اور احترام اللہ کی بارگاہ کا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جیسا بندہ کوئی نہیں ہوسکتا، مقرب ہیں لیکن ادب ہے اور اُدھر سے آواز آرہی ہے، آپ کو سمجھانے کے لئے ہے میرے دوستو، کوئی یہ نہ سمجھے جیسی آواز ہم سنتی ہیں۔ وہاں تو نہ آواز تھی نہ یہاں کی طرح کا کچھ تھا وہ تو اللہ جانے اور اللہ کا رسول جانے۔ جتنی باتیں اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہہ رہے ہیں وہ آپ کو سمجھانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

اے محمد! قریب ہو احمد

اعلیحضرت نے جب یہ لکھا تو وجد آیا اور عرض کرتے ہیں کہ

نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

تبارک اللہ شان تیری، تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی، کہیں تقاضے وصال کے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

اللہ اکبر! ہر شعر امام اہلسنت کا شعر ہے، آگے عرض کیا

سراغِ این ومتیٰ کہاں تھا نشانِ کیف والیٰ کہاں تھا

کہاں گئے؟ کس طرف گئے؟ یہ کچھ نہیں معلوم

نہ کوئی راہی، نہ کوئی ساتھی، نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

وہ جو راستے ہمیں میل کا جو میٹر لگا ہوتا کہتے ہیں کہ ایسا تو وہاں کچھ تھا ہی نہیں، عرض کرتے ہیں کہ

نہ کوئی راہی، نہ کوئی ساتھی، نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

بڑھے تو لیکن، جھجکتے ڈرتے، حیا سے جھکتے، ادب سے رکتے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کو فاصلے تھے

یہ پڑھنا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جانا یہ تو میرے دوستو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف نسبت کردی گئی ہے۔ ورنہ حق یہ ہے اور سچ یہ ہے کہ ''اسری بعبدہ'' اسری پہ وہ لے گیا اپنے بندے کو۔ یہ اصل میں وہ بیوقوف لوگ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کر کے وہ انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اصل میں اللہ کی قدرت کا اور اللہ کی شان کا ظہور ہو رہا تھا اُس رات کو۔ تو عرض کرتے ہیں کہ

جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

اور سنئے

اُٹھے جو قصرِ دنٰی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے

جب حضور خدائی چیمبر میں حاضر ہوئے، ہاں اور یہ جو الفاظ میں کہتا ہوں یہ صرف آپ کو سمجھانے کے لئے کہتا ہوں ورنہ وہاں اِس طرح کا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ تو لامکاں وہاں تو مکان ہی نہیں تو بات ہی ختم، مکان تو یہاں ہے یہ مکان ہے۔ وہاں تو کوئی مکان ہی نہیں

اُٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

ہاں کوئی نہیں تھا لیکن مجدد ہیں، امام اہلسنت ہیں شریعت کے رہبر ہیں، اِس لئے فرمایا کہ حضور تو تھے لیکن حضور کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر، وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

اب اِس قصیدے میں جیومیٹری بھی ہے جنہوں نے جیومیٹری پڑھی ہے وہ اِس شعر کو غور سے سنیں، اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے، کدھر گئے تھے

یعنی کہ جیومیٹری ہے یہ "کمان امکان کے جھوٹے نقطو" یہ بیچ میں ایک نقطہ ہوتا ہے جو چاروں طرف سے درمیان میں سنٹر میں۔ محیط کی چال جس نے کائنات کو چاروں

طرف سے گھیر رکھا ہوتا ہے اُس سے تو پوچھو کہ کہاں سے آئے اور کدھر کو گئے تھے۔ کہا کہ جب ان کو ہی نہیں معلوم تو ہمیں کہاں سے معلوم ہوگا؟

محیط کی چال سے تو پوچھو، کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

زبان کو انتظار گُفتُن تو گوش کو حسرتِ شنیدن

زبان کو کہنے کا انتظار تھا اور کان کو سننے کا اور عالم یہ تھا کہ

یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہماں کیلئے تھے

اللہ تعالیٰ آپ کو شاد و آباد رکھے۔ میں جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے عزیز دوست ایسے بھی ہیں جو صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم محبت کے لئے اور آپ کی یاد میں اپنے بچوں کو لے کر بہت دور دور سے یہاں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کو بھی اِن کے بچوں کو بھی شاد و آباد رکھے۔ ظاہر ہے کہ رات کے گیارہ بجے تک یہاں رہنا پھر گھر جانا اور پھر صبح ڈیوٹی پر جانا لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت اجر والا کام ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں ایک شعر اور پڑھ کے اِس قصیدے کو ختم کروں گا ان شاء اللہ۔ اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کرتے ہیں کہ

خدا کی قدرت کے چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ گر تھے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

حضورحق کے چاند ہیں اور رات کے آخری حصے میں گئے اور ابھی رات پوری بھی نہیں ہوئی تو آ بھی گئے۔تو یہ سب کیا ہے؟ اصل میں میرے دوستو بات یہ ہے کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو مووومنٹ ہوتی ہے۔حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ساری کائنات کی جان ہیں یہ اخیر جملہ ہے میں ذرا اسے آپ کو سمجھا دوں کہ حضور گئے بھی اور آ بھی گئے اور یہ سب کچھ، کئی ٹائم نہیں، کوئی سیکنڈ نہیں، کوئی منٹ نہیں یہ سب کیا ہے؟ تو میں آ کو بتا دوں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سارے جہاں کی جان ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ ہماری جو مووومنٹ ہے یہ ہماری جان کی وجہ سے ہے اگر جان نکل جائے تو مووومنٹ ختم۔مثال کے طور پر یہ جو دیوار والی گھڑی ہے جس کے اندر چابی دی جاتی ہے تو یہ گھڑی چلتی رہتی ہے۔لیکن اگر اِس کو کھڑا کر دیا جائے یا اگر اِس کی بیٹری جو ہے وہ ختم ہو جائے تو جب اِس کی بیٹری ختم ہو جائے گی تو اُس پر بجے ہوئے صبح کے چھ ہر وقت صبح کے چھ ہی رہیں گے، یا جس وقت اُس کی بیٹری ختم ہو گی وہی وقت ایک جگہ پر رکا رہے گا، یہ ایک مثال میں نے آپ کو دی۔

پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اِس جہاں کی جان ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم چلے اور جہاں جہاں سے چلتے گئے کائنات کی جان نکلتی چلی گئی۔ ہر جگہ ہر چیز وہیں ٹھہر گئی۔ پانی وہیں ٹھہر گیا، قطرہ وہیں ٹھہر گیا، ذرہ وہیں ٹھہر گیا، زمین وہیں ٹھہر گئی، چاند، سورج، ستارے وہیں ٹھہر گئے جو چیز جہاں تھی وہیں ٹھہر گئی اور جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم واپس آئے تو وہی چیز وہاں سے جاری ہو گئی۔اب یہ کیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَسَلَّم جنت ودوزخ کا معائنہ کرکے، نماز پڑھائی اور فرشتوں سے ملاقات کی تو بھائی اِس میں کچھ ٹائم تو لگا ہوگا اور یہ سب کیسے ہوگیا؟ اورزنجیر بھی ہل رہی تھی۔ تو اِس کا جواب بھی یہی ہے کہ جس حال میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جس چیز کو چھوڑا یہ چیز وہیں تھی اور ویسی ہی تھی اور جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم آئے تو وہ چیز پھر ملنے لگی۔ دوسری بات یہ کہ یہ جو آپ سنتے رہتے ہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے متعلق یہ تو جاہل قسم کے لوگوں کی باتیں ہیں لیکن میں آپ کو پڑھے لکھے کی بات بتاتا ہوں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نورِ مجسم ہیں یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات آپ جانتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نور ہیں یہی وجہ ہے کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ جانتے ہیں کہ آسمان تک جانے کے لئے سب سے پہلے تو یہ زمین ہے، اس کے بعد پانی، اس کے بعد ہوا، پھر آگ ہے اور پھر آگ کے اوپر آسمان ہے۔ اِس حالت میں اگرکوئی آدمی آسمان کے اوپر جائے گا تو پہلے پانی آئے گا اِس کے بعد ہوا آئے گی اور پھر آگ آئے گی تو آگ اِس آدمی کا جلا کر خاک کردے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سائنسدان اِس چکر میں ہیں اور اِس قسم کا لباس ہوتا ہے گرمی سے بچنے کے لئے، اوپر بہت زیادہ گرمی ہے کیونکہ آگ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ حضور گزر کیسے گئے؟ کیونکہ آدمی اگر پانی سے گزرے گا تو پانی متاثر کرے، ہوا سے گزرے گا تو ہوا متاثر کرے گی، آگ سے گزرے گا تو آگ متاثر کرے گی لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عرش سے بھی گزر گئے آگے لیکن کچھ نہیں یہ کیسے؟ اِس کی وجہ یہ ہے میرے دوستو کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تو نورِ مجسم ہیں۔ نور اگر نور

سے گزر جائے تو اسے کیا ہو سکتا ہے؟ نور کے اوپر نہ ہوا کا اثر ہے، نہ آگ کا اثر ہے، نہ پانی کا اثر ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر جگہ سے آگے گزرے اور گزرتے چلے گئے اور الحمد للہ رب العالمین حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ یہ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان ہے۔

اور میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مالک و مختار ہیں، اللہ نے ساری کائنات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے بنائی تو آج اللہ نے معراج رات ہمیں عطا فرمائی۔ اللہ کریم آپ کا یہاں آنا مل بیٹھنا اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

مکتبہ دارالرضا

قرآن پاک ترجمہ، تفاسیر، کُتب احادیث
عطریات، ٹوپی، تسبیح، عمامہ چادر
مسواک وغیرہ



روحانی عملیات سے متعلقہ تمام اشیاء دستیاب ہیں

DAR-UL-RAZA

عالمی روحانی مرکز دارالرضا

بستی شہنی والی وارڈ نمبر 7 پرانا چنیوٹ روڈ نزد کھجّی گراؤنڈ جھنگ شہر

پروپرائیٹر حافظ محمد عثمان عطاری 0300-6504263 0310-7911391